

رسومِ دہلی

یعنی

بیاہ شادی وغیرہ تقریبات کا بیان

مرتبہ

ایس بیگم صاحبہ دہلوی نامہ نگارِ تہذیبِ نسوان



سنہ ۱۹۱۶ء

باہتمام مولوی سید ممتاز علی صاحب
یونین سٹیم پریس لاہور میں چھاپی گئی

طبع دوم
قیمت فی جلد ۴/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُولھا کی ماں کا پیغام دُلھن کی ماں سے

منوّر بیگم۔ (دولھا کی ماں) بہن ہمارا تمہارا عزیز داری کا معاملہ ہے۔ اس میں پوچھنے گچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لڑکے کو اپنی غلامی میں قبول کرو+ اس سے تم خاطر جمع رکھو۔ کہ جیسی تمہاری بیٹی۔ ویسی میری+ میں اس کو اپنے دل کی ٹھنڈک آنکھوں کی مورت خیال کروں گی + لڑکے کے مزاج سے بھی تم واقف ہو۔ خدا رکھے اس کے مزاج میں کیسی غربت ہے + تیزی سے بولنا تو وہ جانتا ہی نہیں + بیوی کا کان باندھا غلام رہے گا + اگرچہ اپنے بچّے کی تعریف خود کرنی اپنے مُنہ سے آپ میاں مٹھو کہنا ہے۔ مگر سانچ کو آنچ نہیں +۔ بہن تمہارا تو لڑکی کا بیاہ کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ کب تک گھٹنے سے لگائے بیٹھی رہوگی؟ خیر سے بڑی ہونے کو آئی +

انور بیگم (دُلھن کی والدہ) آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ آپ کی لڑکی ہے مجھے کیا عذر ہے؟ مگر ابھی جی نہیں چاہتا کہ اتنی سی جان کو پرائے حوالہ کروں + ذات۔ ذمات کا کیا پوچھنا ہے۔ دونوں طرف کی ذات

معلوم ہے۔ کہ نجیب الطرفین سید ہیں + جیسے لڑکے ہیں علمی قابلیت اچھی ہے۔ ویسے ہی اس کا گھرانا بھی آسودہ ہے۔ مگر تو روپیہ پیسہ ایک طرف اور آپس کا سلوک ایک طرف + خدا کا دیا سب کچھ ہو۔ مگر آپس میں سلوک نہ ہو تو لاکھ کا گھر خاک ہے + مزاج کی موافقت بڑی چیز ہے۔ حُسن صورت سے زیادہ حُسن اخلاق سے آراستہ پیراستہ ہونا دونو کے لئے ضروری ہے +

منوّر بیگم۔ میرا جی چاہتا ہے کہ شروع جاڑے میں اگلے مہینے کا چاند چڑھتے ہی دُلھن کا منہ میٹھا ہو جائے۔ اور جلدی سے منگنی سے فارغ ہو جاؤں۔ کیونکہ پھر لڑکے کے امتحان کے دن آجائیں گے۔ اس کو فرصت نہ ہوگی +

انور بیگم۔ اچھا پہلے مردوں میں بات پکّی ہولے۔ کیونکہ بیٹا بیٹی کا بیاہ ہے۔ کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے + تو پھر منگنی کی تاریخ ٹھیرے +

منور بیگم۔ ہاں خیر سے اگلے جمعہ کو بات ٹھیرانے مرد آجائینگے ۔ بَر[1] دکھائی بھی ہو جائے + انور بیگم تم اپنے دل کو پکّا رکھو۔ یہ نہیں کہ پھر ڈِھل مِل ہو جاؤ + دنیا کا قاعدہ ہے۔ دس منہ دس باتیں۔ مگر انسان اپنی بات پر قایم رہے + جہاں تک ہوسکے اس کار خیر میں جلدی کرنا۔ اپنا اچھی طرح اطمینان کر لو + میں یہ بھی نہیں کہتی کہ ہتیلی پر سرسوں جماؤ۔ مگر ہاں مجھے جلدی بہت ہے +

انور بیگم۔ حتےّ المقدور میں جلدی جواب بھیجوں گی +

---

[1] دولھا کو بلا کر دیکھنے کو بر دکھائی کہتے ہیں +

دونوں طرف سے دو چار بڑی بوڑھیاں آکر بات چیت کر کے نسبت ٹھیرا کر چلی گئیں +

منوّر بیگم کو اپنے لڑکے کی شادی کی بہت خوشی ہے+ ایک ہی بیٹا ہے - چاروں طرف نسبت قرار پانے کی خبر ہو گئی - مبارک سلامت ہونے لگی - لیکن لطف یہ کہ خیر لڑکی سے تو کیا واسطہ - لڑکے کو بھی ابھی تک خبر نہیں کہ میری نسبت کہاں ٹھیری ہے - اور کب منگنی ہوگی + ایسی صورت میں جتنی نا اتفاقی ہو کم ہے + خیر ہماری دعا ہے کہ خدا سنجوگ اچھا کرے +

اِدھر انور بیگم کی ایک ہی بیٹی ہے - دو لڑکے ہیں - دو موتیوں میں کی ایک چُنّی ہے + بیٹی بہت لاڈلی ہے + انور بیگم نے اپنے گھر میں مشورہ کر کے جمعہ کو مردوں کے بُلانے کا رقعہ بھیج دیا + اس خوشخبری کے سُننے ہی بڑی بے چینی سے دوسرے جمعہ کا انتظار ہونے لگا +

جُمعہ کا دن

صبح کے ۹ بجے تھے کہ مرد بات ٹھیرانے آئے - اور ذکر اذکار کے بعد ۵ ۲ ماہ حال کی منگنی ٹھیرا کر مبارک باد دی - اور سمدھیوں کو عطر لگا کر پان دئے گئے + اس کے بعد رخصت ہوئے +

سرور بیگم (انور بیگم کی سگی بہن) قیصر (لڑکی کا نام) بیٹی آج کے دن تم اندر بیٹھو - لوگ آتے جاتے ہیں + اگر تم کو دیکھ لیا تو کہینگے کہ لڑکی باہر بیٹھی تھی - ہم نے دیکھ لیا + اب تمہاری پابندی کے دن

چلے آتے ہیں + تمہاری آزاد زندگی پابندی سے بدل جائے گی +
سردار بیگم کا ابھی یہ فقرہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ باہر سے کسی نے آواز دی میں آؤں؟

سرور۔ رحیمن دیکھ کون ہے ؟

رحیمن ۔بیگم صاحبہ دُولھا والوں کے ہاں سے خوان آئے ہیں عظیمن ساتھ ہے +

انور بیگم۔ دیکھو قیصر کہاں ہے ؟

رحیمن ۔چھوٹی بیگم تو اندر کمرے میں بیٹھی کچھ لکھ رہی ہیں۔ میں عظیمن کو بلائے لیتی ہوں +

عظیمن نے آتے ہی سب کو سلام کیا۔ اور خوانوں کی قطاریں آنی شروع ہو گئیں +

عظیمن۔ ہماری بیگم صاحبہ (منور بیگم دُولھا کی والدہ) نے سلام کہا ہے اور مبارک باد دی ہے +

انور بیگم۔ کہو اب تو تمہاری بیگم صاحبہ خوش ہیں۔ بہت جلدی تھی کہ کہیں لڑکے کو اٹکا دوں +

عظیمن۔ ہاں بیوی خدا پروان چڑھائے۔ سہرے کی گھڑی لائے۔ ان کو میاں کی شادی کا بہت ہی ارمان ہے + وہ چاہتی ہیں کہ کہیں کل کا بیاہ ہونا آج ہی ہو جائے +

انور بیگم۔ بے شک خوشی کی بات ہے جتنی آرزو ہو تھوڑی ہے +

انور بیگم نے نوکروں کو پانچ روپے انعام دے کر رخصت کیا اور سب برتن خالی کر کے رکھ لئے +

سرور بیگم- انور دیکھو سمدھیانے کشتی[1] بھیجنے کی جلدی کرو- شام ہونے کو آرہی ہے- مبارک سلامت تو ہوتی رہے گی + بیٹے والوں کے ہاں سے جو مٹھائی سمدھیوں کے ساتھ آئی ہے اس کو سنبھالو- بچے لئے جاتے ہیں + یہ معلوم نہیں کہ لڈو کتنے ہیں + کسی نوکر سے کہو کہ تول لے +

انور- آپا جان نوکروں کو اس وقت فرصت نہیں ہے + منور بیگم کے ہاں کی نوکر جو خوانوں کے ساتھ آئی تھی کہتی تھی کہ پچیس ۲۵ سیر لڈو ہیں +

سرور- چلو جلدی سے خوانوں میں ڈالنے کی ترکاری اور کچھ مٹھائی منگوالو- اور کشتی بھی جلدی سے تیار کرلو + لاؤ مجھے بتاؤ- سب چیزیں کہاں رکھی ہیں ؟

انور- آپا جان سب کچھ آگیا ہے + کشتیاں[2]- سینیاں- خوان پوش- کشتی پوش سب کل سے نکال رکھے ہیں + مجھے وقت پر ایک ایک چیز کے ٹٹولتے پھرنے سے نفرت ہے + چھوٹی چار چار کشتیوں میں خربوزے کی گری اور دھنیے کی گری لگا دی ہے + چکنی اور الائچیوں پر ورق بھی لگ گئے ہیں + بن بھنے تیار رکھے ہیں + آپ صرف پانوں کی گلوریاں اور لقمیاں بنا کر اُن پر ورق لگالیں اور تھوڑے سے پانوں کی مچھلیاں بنالیں + اس سے ذرا خوبصورتی ہو جائیگی +

سرور- بہن تم نے تو خوب سہل سے سب کام کر رکھے ہیں اس سے بہت آسانی ہوتی ہے + جو بیبیاں اپنے کاموں کو وقت بے وقت

---

[1] مرد جو بات ٹھیرانے آئے تھے ان کے لئے جاتی ہے۔ [2] کوارے ناطے طرفین سے خالی برتن نہیں جاتے- خواہ باہم کتنا ہی لین دین ہو +

پر موقوف رکھتی ہیں ان کی کوئی چیز سلیقہ اور ڈھنگ کی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ وقت پرست پٹا جاتی ہیں۔ بُوا تم نے عطر کی شیشی پر بھی کچھ کام بنوایا ہے۔ جو کہ سمدھیوں کے لئے جائے گی اور عطر کاہے کا منگایا ہے؟

انور بیگم شیشی پر میں نے خود ہی مقیشی کام بنایا ہے۔ اور اس کی گردی پر سلمہ ستارہ کے پھول بنا کر چاروں طرف گوکھرو لگا کر گنگا جمنی کرن ٹانک دی ہے۔ اور عطر موتیا کا منگوایا ہے۔ کیونکہ بہار کے موسم میں لوگ اسی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

سرور۔ لو یہ تو ہم نے مارا مار کر کے کشتیاں تیار کر دی ہیں۔ اب مزدورنیوں کو بلا کر اپنے آدمیوں کو ساتھ کر کے بھیج دو۔ پھر اپنے ہاں کے حصے بانٹ دو۔ دو ایک روز رکھ کر دو تو لوگ کہتے ہیں کہ اشتنا بشتنا کر حصے دئے۔ منور بیگم نے مٹھائی تو عمدہ بھیجی ہے۔

انور۔ گھنٹے والے کے ہاں کی ہوگی۔ ہم لوگوں میں اسی کے ہاں سے آتی ہے۔ آپا میں حصے اس لئے ابھی تقسیم نہیں کرتی کہ منور بیگم کے ہاں جو کشتیاں گئی ہیں اُن میں ترکاری آئیگی۔ وہ اور یہ مٹھائی ساتھ ہی بانٹوں گی۔ دو دو دفعہ کون جھگڑے میں پڑے۔

منگنی کا چڑھاوا

شوکت بیگم (منور کی بہن) عظیمن منور کہاں ہیں؟ بیگم مجھے خبر نہیں۔ دیکھو شاید اندر ہوں گی۔ اے لو وہ آگئیں!

شوکت۔ منور بیگم تم کیا کر رہی تھیں؟

منوّر۔ آپا کچھ بھی نہیں۔ دُلھن کا جوڑا تیار کر کے صندوق میں رکھنے گئی تھی۔ اَور تو وہ سب طرح سے اچھا ہے۔ مگر پاجامہ کا ٹھپّہ ذرا ہلکا رہا۔

شوکت۔ مجھے دکھاؤ اور بتاؤ زیور کیا کیا لیا ہے۔ جو کچھ لینا ہو ہیرا صراف کے ہاں سے خریدنا۔ جس کی دریبہ میں دُکان ہے۔ اس کا مال اچھا اور کھرا ہوتا ہے۔ اور وقت پر تیار ملتا ہے۔

منور۔ میں نے ہیرا ہی کے ہاں سے لیا ہے۔ فی الحال چوہے دنتیاں اور کانوں کے لئے بجلیاں اور سہارے لئے ہیں۔ منگنی میں زیادہ کون چڑھاتا ہے سوائے دو ایک شوقین لوگوں کے۔

شوکت۔ بس یہ زیور اور کپڑے ٹھیک ہیں۔ چلو جلدی کہیں کشتی میں لگاؤ اور اَور کام کرو۔ شام ہونے کو آرہی ہے۔ مہمانوں کے آنے کا وقت قریب چلا آتا ہے۔ تھوڑی دیر میں مہمان اُترنے شروع ہونگے۔ دوسرے پہر اسے گھر سمدھن بن کر جانا ہے۔ جلدی جانا چاہئیے۔

بیٹی والوں کا گھر

صاف سُتھرا مکان ہے۔ دالان اور کمروں میں اور صحن چبوترے پر سفید برف سا بچھونا ہو رہا ہے۔ کورے مٹکے۔ صُراحیاں۔ گلاس ایک طرف رکھے ہیں۔ لیمپ دیوار گیریاں۔ لال ٹینیں جا بجا لگی ہیں ابھی روشن نہیں ہوئیں۔ پٹاری صاف اُگالدان دھوئے ہوئے ہیں۔

انور بیگم۔ نصیبن سب کے ہاں اچھی طرح بُلاوے دے آئی ہو کہ آج ہی کی منگنی ہے + کبھی کوئی شکایت نہ کرے + اس لئے میں نے زبانی بلاووں پر اکتفا نہیں کیا۔ رقعے بھی بھیج دئے ہیں + اکثر بیبیاں اپنی تھوڑی سی کاہلی کے مارے صرف زبانی بلاوے پر بھروسہ کرتی ہیں۔ جس سے ہمیشہ غلطی پڑتی ہے۔ اور سدا کو گلہ شکوہ باقی رہتا ہے + غرضکہ ۴ بجے سے انور بیگم کی سب بہنیلیاں سہیلیاں رشتہ دار آنے شروع ہو گئے + بڑی خوشی سے مبارک باد دی جا رہی ہے۔ انور اور منور آج بہت خوش ہیں۔ اور مہمانوں کی خاطر تواضع میں مصروف ہیں + پانوں کی کشتیاں تھالیاں آ رہی ہیں + اے لو وہ مالن دُولھا کا پھولوں کا گہنا بنا کر لائی +

سرور۔ مالن کیا کیا گہنا بنا کر لائی ہو؟ دُولھا کے بھائیوں کے لئے طرّے بنائے ہوتے +

مالن۔ بیگم صاحبہ ایک بدّھی اور دو گجرے ہیں اور سات طرّے ہیں۔ سب سے اچھا تقیشی طُرّہ تو دُولھا کا ہے۔ اور سادے طرّے بھائیوں کے ہیں۔ دُولھا کا گہنا تو اتنا ہی ہوتا ہے۔ ہاں جو دُلھن کا پھولوں کا گہنا سُسرال سے آئے گا اس میں ٹیکا۔ کرن پھول۔ چمپا کلی۔ دھگدھگی۔ بازو بند۔ گجرے۔ بدّھی۔ یہ سب ہونگے۔ سہرا تو ابھی جم ہی جم آئے گا +

شام کا وقت ہے۔ آفتاب نے اپنا مُنہ چھپا لیا ہے + شفق بڑے شوق سے اس منظر کو دیکھنا چاہتی ہے۔ مگر چاند ستارے خموشی کے ساتھ اُس کے خوش سُرخ چہرے کو بدلنا چاہتے ہیں + ادھر رات کی تاریکی سب پر اپنا سایہ ڈالتی چلی آتی ہے کہ گوٹے کو چمکا کر ستاروں

کو شرمندہ کرے + لیمپ کی روشنی کافی سے زیادہ ہے۔ جس میں سمدھنوں کے کپڑے جھما جھم کر رہے ہیں + سمدھنیں اُتر رہی ہیں + دروازہ کے آگے دو چار بیبیاں کھڑی سمدھنوں کو اُتروا رہی ہیں + سمدھنیں آآ کر گاؤتکیوں سے لگ کر سوزنیوں پر بیٹھتی جاتی ہیں + ادھر خوانوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں + خوان بہت سارے معلوم ہوتے ہیں + شاید منگنی کی مٹھائی سات من ہوگی +

مراسنوں نے شادی مبارک باد کی دھوم مچا رکھی ہے + سہرے سہاگ گائے جا رہی ہیں + دوسرے کمرے میں دُلھن بنائی جا رہی ہے + ایک سہیلی دُلھن کا سر گوندھ چکی ہے + ہاتھ مُنہ دُھلا کر کپڑے جو سُسرال سے آئے تھے پہنا دئے ہیں۔ اور جو جو گہنا میکے کا تھا وہ پہنایا ہے + دُولھا والے جلدی کر رہے ہیں کہ رات زیادہ آئی جاتی ہے۔ دُولھا کو نشان چڑھانے کس وقت جاؤ گے دُلھن جلدی باہر آنے والی ہے +

منور بیگم۔ بہن سرور بیگم ہماری بہن انور بیگم کہاں ہیں؟ کہیں دکھائی نہیں دیتیں +

سرور۔ بُوا وہ دستور کے موافق اس وقت تمہارے سامنے نہیں آئیں گی +

منور۔ توبہ ہے چھپنے چھپانے کا بھی کوئی دستور ہے؟ یہ ہم نے آج سُنا ہے +

سرور۔ تم تو دہلی میں رہ کر انجان بن گئیں + ہمارے ہاں دستور ہے کہ بیٹی کی ماں دُولھا کی ماں کے سامنے منگنی ساچق برات کے دن

نہیں ہوتیں۔ چوتھی کے دن سمن ملاؤ ہوتا ہے +

منور۔ خیر کچھ ہی دستور۔ میں اپنی بہن سے ضرور ملوں گی +

سرور۔ اچھا تم کرے ہیں جا کر مل آؤ۔ کون منع کرتا ہے +

رحیمن۔ بیویو ہٹو۔ دُلھن آتی ہے۔ لو یہ سوزنی بچھاؤ اور روشنی پاس رکھو +

شوکت بیگم۔ دُلھن کا مُنہ قبلہ کی طرف کرنا + عظیمن چنگیر یا ندان لاؤ۔ جس میں دُلھن کا پھولوں کا گہنا ہے۔ اور سونے کے زیور کا خاصدان بھی لادو +

منوّر بیگم نے بُدھی میں سے پہلے سات پھول کی پتّیاں توڑ کر الگ رکھ دی ہیں۔ پھر دُولھا کی بہنوں نے دُلھن کے منہ میں ہر ایک نے ایک ایک مصری کی ڈلی اور پانوں کی لقمی دی ہے + یہ مصری اور لقمیاں دُلھن کو جو بیبیاں لے کر بیٹھتی ہیں وہ اپنے ہاتھ میں لیتی جاتی ہیں + پھر دائیں ہاتھ کی کلمہ کی اُنگلی میں سونے کی سرخ نگ کی انگوٹھی اور چاندی کا گول چھلّا پہنا کر پھولوں کا گہنا اور سونے کا زیور چڑھادیا ہے + چڑھاوے کے بعد سو روپیہ دے کر فارغ ہوئے + اب لڑکیاں بے قرار ہو رہی ہیں کہ کسی طرح سے دُلھن کا مُنہ دیکھیں۔ لیکن جو بی بی دُلھن کو لے کر بیٹھی ہیں وہ ایسی تُند مزاج ہیں کہ سب بڑی اور بچیوں کو یونہی ترسا رہی ہیں + کسی کو دُلھن کی صورت نہیں دیکھنے دیتیں + دُلھن نے بھی رومال والا ہاتھ مُنہ پر ایسا جمایا ہے کہ کہیں کوئی لڑکی مُنہ پر سے ہاتھ ہٹا کر نہ دیکھ لے + مگر لڑکیاں کب ماننے والی ہوتی ہیں + انہوں نے بھی کہیں نہ کہیں سے

گھونگٹ میں مُنہ ڈال کر دلھن کی شکل دیکھ کر اپنا اطمینان کر ہی لیا۔ جب چین پڑا ۔

ان رسومات کے بعد دُلھن کو کمرے میں اُٹھا کر لے گئے ۔ بیٹی والوں کی طرف سے ان کے عزیزوں نے سمدھنوں کو شربت پلایا۔ اور پھولوں کے ہار ان کے گلوں میں ڈالے ۔ منوّر بیگم نے شربت پلائی دی۔ اِدھر میراسنوں نے پیورے ساجن شربت کا گیت گانا شروع کیا ۔

رسموں سے فارغ ہو کر اب سواریوں کی جلدی ہو رہی ہے اور سمدھنیں سوار ہو کر اپنے گھر یعنے بیٹے والوں کے ہاں چلی گئیں ۔ سمدھنوں کے جاتے ہی انور بیگم نے دُولھا کا مُنہ میٹھا کرنے کے لئے اپنے بھائیوں اور دُلھن کے بھائیوں کو سمدھیانے بھیجا۔ اور دُولھا کا پھولوں کا گہنا اور مصری کی ڈلیاں لقمیاں اور سونے کی سبز نگ کی انگوٹھی گول چھلّا ساتھ کر دیا ۔ جو جو رسمیں دُلھن سے کی گئی تھیں وُہی دُولھا کے ساتھ ادا کر کے لوگ واپس آ گئے ۔

اس وقت رات کے دو بجے ہونگے کہ منور بیگم دن بھر کی تھکی ہاری مہمانوں کو کھانا کھلا کر سو گئی ہیں ۔ دوسرے روز صبح کو انور بیگم کے ہاں سے دُولھا کے حصّے کی من بھر مٹھائی (لڑکے والوں کے ہاں سے جو منگنی کی مٹھائی جاتی ہے اس میں سے دُولھا کا حصہ آتا ہے) اور خالی خانوں میں ترکاری ڈال کر منوّر بیگم کے ہاں بھیج دی ۔ اس کے بعد منگنی کی تقریب ختم ہوئی۔ اور شادی کا اقرار طرفین سے ایک برس پیچھے کا ہوا ۔

موسم سردی اور عید کا چاند

جاڑے کا اوّل موسم ہے۔ دن کے ۲ بجے ہونگے + انور بیگم کے ہاں بہت سے خوان دالان میں رکھے نظر آ رہے ہیں + منور بیگم نے دُلھن کے لیئے رنگ ترے حلوا سوہن بھیجا ہے +

انور۔ نصیبن! منوّر بیگم سے کہنا کہ تم ہر ایک چیز اتنی ڈھیروں نہ بھیجا کرو + یہ لین دین کوئی ایک دن کا تو ہے نہیں۔ خدا رکھے ہمیشہ رہے گا +

نصیبن۔ بیوی یہ ایسی کیا بہت سی چیز ہے؟ انسان کوئی چیز دے تو اپنے لایق دے یا دوسرے کے +

انور۔ کیوں سب کچھ ہمارے قابل ہے + ابھی چار دن نہیں گزرے کہ خوب دھوم دھام سے عیدی بھیج چکی ہیں +

انور کی خالہ۔ ہاں بی انور تم نے اپنی لڑکی کی عیدی ہمیں نہیں دکھائی + کہو لڑکی کی سُسرال سے کیا کیا آیا؟

انور بیگم۔ خالہ امّاں میں بالکل بھُول گئی + جب سے آپ آئی ہیں۔ مجھے سانس لینے کی بھی فرصت نہیں ہوئی + اب نصیبن کو رُخصت کرلوں تو حاضر ہوتی ہوں +

نصیبن سب کو سلام کرکے اور انعام لے کر چلی گئی + انور بیگم نے سب سامان جو جو قیصر بیگم کی سُسرال سے آیا تھا لاکر اپنی خالہ کے روبرو رکھ دیا +

انور۔ خالہ امّاں دیکھو۔ ایک یہ دُلھن کا چوڑیوں کا جوڑا سچا ہے

یہ پچاس جوڑے اَور ہیں + پچیس تانبے کے چھوٹے چھوٹے برتن اور باقی چینی بلور کے ہیں کھلونے اور گڑیوں کا سامان ہے + مہندی - شکر - سویّاں - چھوہارے من بھر خرمیاں اور دودھ اور عیدی کے روپے نقد ہیں +

خالہ اماں۔ سب سامان اچھا ہے + منور بیگم نے ابھی تک ہر ایک بات حوصلہ مندی سے کی ہے + ابھی کئی موقعے اور تہوار آنے ہیں + اب دو مہینے بعد بقراعید چلی آتی ہے + پھر محرم پر گوٹہ[1] لہر کی قفلیاں - جامدانیاں - شیشے کی پھولدار صندوقچیاں مصالحہ[2] ٹکے ہوئے بٹوے بھیجنے ہونگے + پھر آم - خربوزے - تربوز کا موسم چلا آتا ہے - ابھی تم خوشی خوشی لئے جاؤ - جب شادی ہو جائے گی تو یہ کل موقعے تم کو نبھانے ہونگے - یہ بتاؤ کہ دُولھا کو تم نے کیا بھیجا ؟

انور بیگم۔ میں نے دولھا کے لئے رومال - ٹوپیاں - مٹھائی - عیدی کے روپے بھیج دئے ہیں + کئی ٹوپیاں بہت بھاری ہیں - اور جو کہ ٹوپیاں اور رومال دُولھا کے بھائیوں کو بٹ جاتے ہیں وہ

---

[1] دہلی کے گوٹے میں کھوپرے کو باریک کتر کر رنگ برنگ کا رنگتے ہیں + اور دھنیے کی گری خربوزے کی گری بینوں کو خالی بھون کر کتری ہوئی چھالیا - چھوٹی بڑی الائچی - چکنی - اِملی کی چیّاں سب کو ملا دیتے ہیں ٭

[2] کاغذ کی صندوقچی کی صورت کی کتر کر ریشمی کپڑا اور دھنک لگا کر بناتے ہیں ۱۲

کچھ ہلکے ہیں ؛

خالہ۔ خیر بیٹی سب کچھ اچھا اور بہت خاصہ ہے ۔ خدا سنجوگ اچھا کرے۔ اور لڑکی کا بیاہ ایسا بھاگوان ہو کہ لڑکے کے لئے بھی نیک گھڑی آئے ؛

ساون کا مہینہ

بارش خوب ہو رہی تھی ۔ آسمان پر سُرمئی بادلوں میں بجلی کی تڑپ جانے والی دھنک اپنا رنگ دکھا چکی ہے۔ تو بھی گھنگور گھٹا گھری کھڑی ہے ۔ ابر کے پہاڑ کے پہاڑ ایک جگہ جمع ہوتے اور نیچے کو اُترتے نظر آ رہے ہیں ۔ لیکن اس وقت سب بادلوں پر ایک خموشی چھائی ہوئی ہے۔ گویا کہ کسی آواز کو کان لگا کر سُن رہے ہیں ۔ شاید انہیں کہیں سے رقص سرود کی محفل دکھائی دی ہے ۔ او ہو ضرور انور بیگم کی لڑکی کی ساونی آئی ہو گی۔ جس کے دلچسپ سین کو نیلے آسمان کو چھپا دینے والے بادل بڑی خوشی سے دیکھ رہے ہیں ۔ یہ منظر ہوتا ہی قابل دید ہے۔ اس موسم کی خوبیوں سے ہر دل کو دلچسپی ہوتی ہے ۔

بڑا وسیع مکان ہے۔ کھلا ہوا صحن ہے ۔ ایک طرف کو شامیانہ بندھ رہا ہے ۔ اس کے نیچے فرش ہو رہا ہے ۔ اچھے اچھے گملے رکھے ہیں۔ جن میں پھولدار درخت لگے ہیں ۔ انگنائی میں کھم گڑے ہیں۔ اور اُن پر پکّا لال سبز رنگ کا روغن ہو رہا ہے ۔ ریشم کی رسّی کا جھولا ڈالا ہے ۔ رنگ آمیزی کی پٹڑی پڑی ہیں ۔ اُس پر

دُلھن بیٹھی ہے + دوسری طرف دُولھا کی بہن کو بٹھا دیا ہے + نند بھاوج جھول رہی ہیں۔ دُلھن بھاری جوڑا پہنے ہوئے ہے + گلابی کریب کا دوپٹہ۔ ریشمی گلابی قمیص ہے۔ اور سبز گورنٹ کا پاجامہ ہے + بہت سی لڑکیاں باری باری سے جھول جھول کر اُتر رہی ہیں + مراسنیں "گڑاری ہنڈولا میرے بابل گھر" گا رہی ہیں + سامنے آم اندرسوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے + چوڑیوں کے جوڑے۔ فریدآباد کی مہندی رکھی ہے + باورچیخانے میں کڑھائی چڑھائی ہے + پکوان تل کر مہمانوں کو دیا جا رہا ہے + دُلھن بہت شرمائی ہوئی بیٹھی ہے + ضرور دُولھا کی ماں یہ سامان اپنے ساتھ لے کر آئی ہوں گی۔ کیونکہ بڑے ارمان والی بیبیاں آپ بھی ساتھ آ جاتی ہیں +

فتی مراسن۔ اللہ راج سہاگ قایم رکھے! شادی کی گھڑیاں آئیں۔ پیلی ٹپیوں راج کرے + خدا اتنا دے کہ دھر دھر بھولے + دُلھن کے ہاتھ کی چاندی کی بیل بارہ ماشے کی پچھاور آوے۔ غریبوں کا پیٹ پلے +

انور بیگم۔ بہن منور بارہ بج گئے ہیں۔ کھانے کا وقت قریب ہے۔ پہلے کھانا کھا لو۔ ورنہ لوگ کہیں گے کہ ڈھول پر ڈھول ٹوٹے روٹی کا کنارا نہ ٹوٹے + کھانے سے نچنت ہو کر آرام کرو + پھر دو تین بجے دُلھن کو جھلانا +

منور بیگم۔ ہاں دُلھن بھی اب تھک گئی ہوگی + کون وقت ہو گیا ہے۔ اُس غریب بے زبان کو بیٹھے ہوئے + اب اس کو اندر کمرے

میں لے جا کر لٹا دو +

کھانے سے پہلے ایک نوکر کے ہاتھ میں آفتابہ ہے - اور کندھے پر تولیہ پڑا ہے + دوسری کے پاس سیلپچی ہے + یہ دونوں ہر ایک مہمان کے سامنے جاتی ہیں - اور ان کے ہاتھ دُھلا کر آگے بڑھتی جاتی ہیں + اسی طرح کھانے کے بعد بھی ہاتھ صابن وغیرہ سے مہمانوں کے صاف کرائے جائیں گے + دسترخوان بچھ گیا ہے - گھر کی دو تین بیبیاں کُرسی پر بیٹھی کھانا نکلوا کر بھیجتی جاتی ہیں + نوکریں لا لا کر دسترخوان پر باقاعدہ چُنتی جاتی ہیں + سقنی صراحی گلاس لئے کھڑی ہے - کہ کھانے کے بعد سب کو برف کا پانی پلائے + مہمان کھانے سے فارغ ہو گئے ہیں + پان کی کشتیاں تھالیاں آ رہی ہیں + اُگالدان صاف سُتھرے سامنے رکھے ہیں + فراشی پنکھے جھلے جا رہے ہیں + پردے چھوڑ دئے گئے ہیں تاکہ مہمان کچھ دیر راحت پائیں + تیسرے پہر کو تھوڑی دیر پھر دُلھن کو جھولا جھلایا گیا - اور ۴ بجے سے مہمانوں کی سواریاں آنی شروع ہو گئیں + سب اپنے اپنے گھر رخصت ہوئے + ان کے ساتھ ہی ہمارا خوش گوار مہینہ بھی رخصت ہوا اور رجب کا چاند چڑھا +

رجب کا چاند

آج کل چاروں طرف سے شادیوں کی آوازیں آ رہی ہیں + عید - بقرا عید - رجب - ان تینوں مہینوں میں کثرت سے بیاہ شادی ہوتے ہیں + اس نیک مہینے میں ہماری بے زبان

(یعنی دُلھن) قیصر بھی دوسری دُنیا میں لائی جائے گی + آج دُولھا کا جوڑا منگایا ہے کہ اس کے نمونہ کا برات کا جوڑا بنایا جائے + جوڑے کے ساتھ جو مٹھائی آئی تھی وہ بٹ رہی ہے + مزدورنیوں کا ہجوم ہو رہا ہے +

انور۔ آپا دُولھا کا ایک جوڑا درزی کے ہاں دے دو + برات کے دن تو خلعت دیا جائے گا۔ اس کے لئے ایک تھان کمخواب کا اور ایک کوئی اَور قسم کا اچھا کپڑا ہو اس میں سے چار پانچ گز لے لو۔ اور چکن کا تھان دوشالہ بنارسی سیلہ منديل اور ایک دو درجن ریشمی رومال خرید لو + خلعت میں کل سات پارچے ہوتے ہیں۔ اور مائیوں کے کپڑے درزی کے ہاں جائیں گے۔ اس سے کہو کہ ایک حیدرآبادی اچکن زرد کپڑے کی بنا کر اس پر پتلی کارچوبی بیل لگا دو+ آجکل گوٹے کے کپڑے کون پہنتا ہے۔ مگر جب ہمارے ہاں سے جائینگے تو گھنٹے آدھ گھنٹے تو اُنکا ہی پہینگے + ٹوپی۔ سیلہ۔ قمیص۔ پاجامہ۔ رومال لنگی۔ کھیس یہ مائیوں کے لئے لیا ہے + جوتی تو سبز سلیم شاہی زردوزی خرید لوں گی + جو چیزیں باقی رہی ہیں آج ہی منگوا لوں گی +

سرور بیگم۔ اور جہیز کی تو کہو کہ کچھ باقی تو نہیں رہا۔ کبھی وقت پر سوئیاں مارنے کو بیٹھو + یہ دس دن آنکھ بند کئے نکل جائیں گے۔ ان کی کیا اصل ہے +

انور۔ آپا میں نے اپنے نزدیک تو جہیز ٹک سے تنیار کر لیا ہے + جوڑوں میں ٹانکے بھی لگا دئے + بُوا بیٹی گودڑ لپیٹی مثل مشہور ہے۔ اتنی جلدی کرتی ہوں پھر بھی کوئی نہ کوئی چیز نکل ہی آتی ہے + آج قلعی

کے ہاں سے جہیز کے برتن بھی آ جائیں تو جہیز کی فہرست بھی لکھوا لوں +
بہت لوگوں میں دستور ہے کہ عین وداع کے وقت جہیز کی فہرست
لکھی جاتی ہے + اس دن اَور بھی بہتیرے کام ہوتے ہیں۔ پینڈلو
کا سامان اور بھوڑے کا کھانا جو برات کے دن دُلھن کے ساتھ جاتا
ہے۔ اس کا حساب کر کے اب ہی منگوالو +

بیٹے والوں کا گھر

شوکت بیگم۔ منور ۱۵۔ رجب کی وداع قرار پائی ہے تو آج سے آٹھ
دس دن باقی ہیں + جو کچھ کام ہو ان ہی چار پانچ دن میں نمٹالو + بری
کا سامان خرید لو۔ نقل کتنے بننے کو کہے ہیں ؟ شاہدرہ سے نقل لوگی
یا یہیں سے ؟

منور۔ میں نے چھ من نقلوں کو کہا ہے + بیس سیر قرص۔ دس سیر
مصری کے کوزے۔ پندرہ سیر میوہ۔ ساڑھے پانچ سیر کلاوے اور
مہندی کل ساڑھے سات من بری ہو جائے گی + ہمارے کنبے میں
سب کے ہاں اتنی ہی بری آتی جاتی ہے + نقل شہر سے ہی خرید لئے
جائینگے۔ بوا شاہدرہ کی کیا ضرورت ہے ؟

شوکت۔ دُلھن کا چوتھی کا جوڑا چاروں چالوں کے چار جوڑے
سل گئے ہیں۔ ہاں چاندی کی کنگھیاں۔ عطر کی شیشیاں۔ گلاب کا
شیشہ۔ تیل کی کپی۔ چاندی کی چھوٹی سی کشتی جس میں دُلھن کا زیور
رکھ کر جائے گا اور جوتی کے گھنگرو یہ سب موہن سنار سے کہو کہ
آج ہی دے دے + کنگھی دالہ۔ مسّی دان۔ شیشوں کی رگڑ دیاں

سُہاگ پڑے کے اوپر کا کپڑا یہ سب چیزیں تو تیار ہو گئی ہونگی ⁂
منور۔ آپا مجھ سے تو جہاں تک ہو سکا مارا مار کر کے پہلے سے سب کچھ سی پرو رکھا ہے۔ نام کو تو بیٹے کی بری بازار میں کھڑی کھی جاتی ہے۔ مگر جب لے کر بیٹھو تو بہتیرا ان سُن سینا نکلا چلا آتا ہے۔ دُلہن کے حصے کا کھانا جو برات کے دن جائے گا اس کا بھی حساب لکھوا دیا ہے۔ اور گندھی سے سانچق کے لئے آرایش کا سامان بنانے کو کہہ دیا ہے ⁂
شوکت بیگم۔ کیا آرایش کی سانچق لے جاوینگے؟ اب تو اس کا دستور کم ہوتا جاتا ہے ⁂
منور بیگم۔ ہاں آپا جان میں تو آرایش کی سانچق لے جاؤں گی۔ مجھے اس سے شوق نہیں کہ خوان بڑا۔ خوان پوش بڑا کھول کر دیکھا تو آدھا بڑا۔ اتنے بڑے بیاہ میں صرف دو تانبے کی ٹھلیاں۔ ساری زیبایش انہیں کی ہوتی ہے۔ ٹھلیوں میں ایسا کون سا خرچ ہوتا ہے؟ ایک سو دو سو مٹی کی ٹھلیوں پر کمہاری بھوڈل بھر کر رنگ کے پھول بنا دیگی۔ اور گندی ابرق کی چیزیں بنا لے گا۔ اے بی پانچ سیر چھالیا کتروائی ہے اور تین سیر کتھا منگوایا ہے۔ چونا بھی چھن گیا ہے ⁂
شوکت بیگم۔ وا بی منور بیگم بہن تم تو ایسا تنا کانتی ہو پانچ سیر چھالیا سے کس کی ناک میں دھونی دو گی؟ کم سے کم دس پندرہ سیر تو منگائی ہوتی۔ بچ رہتی گھر میں کام آجاتی ⁂
منور بیگم۔ بُوا تمہارا خیال اس وقت کدھر ہے؟ سمدھیانے سے جو پان زردہ چھالیہ آئے گا۔ یہ اور وہ مل کر پوری ہو جائے گی۔ اور

میرے گھر کے خرچ کی الگ ہے +

شوکت بیگم۔ منور شکر ہے کہ آج تمہارے ہاں کی توراٰبندی[1] تو ہو چکی + کیا شہر کے سب رئیسوں رشتہ داروں میں حصے بٹ گئے ؟ بڑی جلدی تمہارے میاں نے بھگتا لیا +

۱۲۔ رجب کی مایئوں۔ ۱۳ اکی سانچق۔ ۱۴ اکی برات۔ ۱۵ اکی وداع۔ ۱۶ اکی چوتھی

انور۔ منور دونوں گھروں کی مرمت ہو چکی ہے + قلعی پھر کر مکان سفید انڈا سے نکل آئے ہیں + کاٹ کباڑ کوڑے کرکٹ سے گھر پاک ہے + ایک طرف کو کورے مٹکے آبخورے۔ لوٹے دھوئے دھائے رکھے ہیں۔ فرش بھی سب دالان اور کمروں میں ہو رہا ہے + صحن چبوترے پر ابھی صرف دری ہی بچھی ہے + شامیانہ لگ گیا ہے + پچیس بتی کے لیمپ۔ اور چھوٹے بڑے لیمپ۔ دیوار گیریاں۔ فتیل سوز۔ شمعدان۔ لالٹین۔ دیاسلائی کے بکس۔ ہر دالان اور کمروں میں رکھے ہیں + جھجری صراحیاں موجود ہیں کہ مہمانوں کو کسی طرح کی تکلیف نہ اُٹھانی پڑے + مکان کی صفائی اور ضروری چیزوں کی موجودگی ہیں کا خیال ہر ایک خانہ دار کو شادی کرنے سے پہلے لازم ہے ہر طرح قابل تعریف ہے +

---

[1] توروں میں پلاؤ۔ بریانی۔ زردہ متنجن۔ مزعفر۔ کباب سیخ کے۔ گولیوں کے شامی دو تین طرح کے سالن۔ فیرنی۔ یاقوتی۔ ماقوتی۔ اچار۔ چٹنی۔ مربہ۔ رائتہ۔ بورانی۔ خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ شیرمال۔ باقرخانی۔ یا تو برات کے دوسرے دن ولیمہ کی دعوت ہوتی ہے یا تورے بٹتے ہیں ؞

آج ۱۲ تاریخ ہے۔ قریب قریب کے کُنبے کے رشتہ دار دونوں طرف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ دُلھن کی مایئوں کے زرد کپڑے رنگے جا رہے ہیں اور بہنیں کپڑے رنگائی کا نیک مانگ رہی ہیں + بہت سے خوانوں میں پینڈیاں لگائی جا رہی ہیں + اُوبٹنا[1] سینیوں میں لگا رکھا ہے ایک اوبٹنے کی سینی میں تیل کی تانبے کی کُپّی رکھی ہے + اس میں چمیلی کا تیل بھرا ہے + ایک کشتی میں دُولھا کا جوڑا لگا رکھا ہے۔ اور اس پر کھیلیں بتاشے پڑے ہیں + چاندی کا تھالی[2] جوڑ۔ دودھ دان چمچہ اور (دُولھا کے دودھ پینے کو دودھ جاتا ہے۔ اور روپے بھی ساتھ جاتے ہیں) ایک شاخہ دوشاخہ سلپچی۔ آفتابہ گھڑیا (نہانے کو) یہ بھی سینیوں میں رکھے ہیں + ایک بڑی سی غوری میں سات پینڈیاں ورق لگے ہوئے ہیں۔ اور اس پر اُتنا ہی بڑا سرپوش ڈھکا ہے + چھوٹی لگنی میں اُبٹنا گھُلا ہوا ہے + چوبی چونکی پر ریشم سے کڑھی ہوئی سوزنی بچھی ہے + اس پر دُلھن کو زرد کپڑے پہنا کر بٹھا دیا ہے + دُلھن کا مُنہ قبلہ کی طرف کیا ہے۔ دونوں ہاتھ پھیلا دئے ہیں + پہلے گھر کے مردوں سے دُلھن کے ہاتھ میں پان رکھوا کر ساتوں پینڈیاں رکھوا لی ہیں۔ اور سب اپنے اپنے موقعے کے موافق روپیہ دے کر چلے گئے + پھر دُلھن کی بہن نے پینڈیاں

---

[1] چمیلی کی کھلی میں خوشبودار ہلدی ملا کر بناتے ہیں [2] ایک تھالی اور کٹورا اور سرپوش ہوتا ہے ان تینوں کو تھالی جوڑ کہتے ہیں [3] لکڑی پر کپڑا منڈھ کر رنگ کے پھول بناتے ہیں +

اُٹھا کر ٹھوری میں رکھ دی ہیں۔ اور دُلھن کے مُنہ میں سب نے پنڈی کے ٹکڑے دئے ہیں۔ اور پھر ہاتھ میں روپیہ سے اُٹھا اُٹھا کر اُبٹنا رکھ رہے ہیں۔ اور اپنے رشتے اور مقدور کے موافق سب نے دودھ پینے کے نام سے روپے دئے ہیں + اس کے بعد دُلھن پر سے نچھاور ہونے لگی - مراسنیں گا رہی ہیں -

بنّو ہے نے دان سیانی ہونے دو

کھانے نہ جانے پنڈیاں لاڈو میری باندھے نہ جانے بند۔ سیانی ہونے دو باوانے کس دیا ڈولا - اماں بی بی جانے نہ دے - سیانی ہونے دو

بنّو ہے نے دان سیانی ہونے دو

مائیوں کا شگون کر کے دُلھن کو اندر اُٹھا کر لے گئے - اور کل سامان دُلھن کی چھوٹی پنڈیاں اور اُبٹنا دُولھا کے لئے بھیج دیا + وہاں بھی دُولھا کے ساتھ اسی طرح رسم ادا کی جائے گی ؛

۱۳-رجب

شام کا وقت ہے۔ بازاروں میں عموماً اس وقت بہت رونق ہوتی ہے۔ خصوصاً چاندنی چوک - چاوڑی بازار - زیر جامع مسجد۔ ان پُر بہار بازاروں میں سے گزر کر ہماری قیصر کی سانچق جا رہی ہے۔ جس کی خوب صورت چیزوں اور سلسلہ بندی نے اَور بھی بازار کی رونق کو ترقی دے رکھی ہے + بازار کے راستہ چلنے والے کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں + سب سے اوّل سمدھنوں کی گاڑیاں ہیں + ان کے پیچھے سُہاگ پٹارا[۱] اور باوا فریدہ کے پُڑے ہیں۔

[۱] یہ چیزیں سُنہری - روپہلی - ابری اور پنی وابرک سے (باقی حاشیہ بر صفحہ ۲۳)

(اُن لمبے مینار کی صورت پُڑوں میں شکر ہوتی ہے) مہندی کے پُڑے رنگ کی شیشیاں۔ ابری کے خانوں میں رکھی ہیں۔ اس کے پیچھے جوڑوں کی کشتیاں۔ کلاوے کا خوان آرہا ہے ÷ تانبے مٹی کی ٹھلیوں کا تانتا لگا ہوا ہے ÷ کئی ٹھلیوں میں شربت ہے ÷ کسی میں دہی کا پانی ہے ÷ کل ٹھلیوں کے گلے پر آٹے کی مچھلیاں کلاوے سے بندھی ہوئی ہیں ÷ میوے کے خوان۔ قرص۔ مصری وغیرہ سب ساتھ ہیں ÷ پنجیاں (مشعلیں) روشن ہوتی جاتی ہیں ÷ غرضکہ بڑے کرّوفر کے ساتھ دُلھن کے گھر پر ساچق آئی اور سمدھنیں اُترنے لگیں ÷

انور بیگم۔ آپا جان دیکھنا سمدھنیں اُتر رہی ہیں۔ ان کے عطر اور صندل لگانے کو دروازہ پر کوئی کھڑا ہے یا نہیں ؟

سرور بیگم۔ ہاں وہ دیکھو دونوں بھاوجیں کھڑی ہیں۔ ایک مانگ کو صندل لگا رہی ہیں۔ دوسری عطر لگاتی جاتی ہیں ÷ عطردان ہاتھ میں ہے ÷ انور اب تم جاؤ۔ بس تماشا دیکھ چکیں ÷ جو جو گہنا تم کو دینا ہے آج ہی پہنا دو۔ اور جہیز میں جو سب سے بھاری جوڑا ہے۔ وہ آج کے دن پہنانے کا دستور ہے ÷ دُلھن کے بنانے کی جلدی کرو ÷

انور۔ اچھا میں جا کر دُلھن کو بناتی ہوں ÷ آپ بری کے خوانوں کو سنبھال کر رکھ دیں ÷ اس وقت خالی نہ کریں۔ کل صبح سب دیکھ بھال کر خالی کر دئے جائینگے ÷

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲) گندھی بناتے ہیں۔ جو بہت خوب صورت معلوم ہوتی ہیں ÷ رونق تو ان کی بہت ہوتی ہے۔ مگر بعد میں محض فضول جاتی ہیں ÷

دُلھن کو باہر لا کر بٹھا دیا ہے + منگنی کی طرح اس وقت بھی مصری کی ڈلیاں لقمیاں مُنہ میں دے کر پھُولوں کا گہنا پہنا کر زیور چڑھا رہے ہیں۔ جس کی تفصیل ناظرین کو سنانی ضرور ہے + جھومر۔ نتھ۔ جڑاؤ بالے۔ ٹیپ۔ گلوبند۔ چندن ہار۔ دھگدھگی۔ بازوبند۔ نورتن۔ بھوج بند۔ ہاتھوں میں دست بند۔ جڑاؤ چھپے۔ حباب۔ تیتر پنکھی کی نوگیریاں + کیری۔ پیروں میں رم جھول۔ کل چودہ رقمیں ہیں + چڑھاوے کے بعد گیارہ اشرفیاں پچاس روپے نقد منہ دکھائی کے دے کر سات رنگ کا میوہ جو سُرخ قند کے رومال میں بندھا تھا دُلھن کی گود میں رکھ کر مبارک باد دی + دُولھا کی ماں بہنوں نے نچھاور کی + سب نے بڑی مشکل سے دُلھن کا ہاتھ ہٹا کر صورت دیکھی۔ چاروں طرف سے "دُلھن خاصی چاندسی ہے" کی آواز آرہی ہے + سمدھنوں کو شربت پلایا۔ گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ پھر پان زردہ کی کشتیاں دی گئیں + منوّر بیگم نے شربت پلائی اور مراسنوں کا نیگ جوگ دیگر سواریوں کا غل ڈال دیا۔ اور سب اپنے گھر چلی گئیں + پھر دُولھا کے نشان چڑھانے کو انور بیگم نے مردوں کو بھیجا۔ اور وہ سب رسمیں ادا کر کے تیرہ (۱۳) اشرفیاں اور چالیس روپے دے کر چلے آئے[1] +

۱۴۔ رجب

انور۔ اماں جان سمدھیانے سے صحنکیں آئے ہوئے دیر ہونے کو

---

[1] جب آرائش کی سانچق ہوتی ہے تو اس کے ساتھ دُولھا اکثر آتا ہے۔ اور اس کو خلعت وغیرہ دیا جاتا ہے +

آئی۔ اور ہمارے ہاں ابھی دیر دار ہی چلی جاتی ہے + صحنکوں کے لئے پانچ سیر گلگلے اور ترکاری ملائی یہ تو سب تیار ہیں۔ فقط۔ مٹی کے طباقوں میں زردہ نکال کر اور سب چیزیں اس پر رکھ کر ملائی پر ورق لگاتے ہیں + منوّر بیگم کے ہاں سے پندرہ آئی ہیں۔ ہم سترہ بھیج دیتے ہیں + اس وقت بہنیں کہاں چلی گئیں + نیگ کے وقت جھگڑنے کو ہوجائیں گی۔ کام کے لئے غائب ہیں۔ ان کو بلاؤ کہ بی بی کے کونڈے پر بیٹھ کر دُلھن کا جوڑا قطع کرلیں + امّاں جان چوتھی کا جوڑا جو رات کو آیا ہے بہت بھاری ہے + دوپٹے اور محرم کرتی پر اور پائجامہ کے پٹھے پر لسواں کارچوب ہورہا ہے + پاجامہ کا زربفت بھی بہت بڑھیا ہے + یہ جوڑا شاید علی جان والوں کے ہاں بنا ہوگا + مگر مجھے تو یہ بوجھل کپڑے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ اور گھیتلی جوتی اور ریت کے جوڑے سے تو مجھے دل سے نفرت ہے + ان میں نہ وضع داری نکلتی ہے۔ اور نہ خوبصورتی۔ سوا سے خرچ اور نام وری کے + کسی لڑکی سے یہ پہنا نہیں جاتا + ایسے کپڑے صندوق میں بیٹنے رکھے رہتے ہیں +

والدہ انور۔ شاباش بیٹی۔ پُرانی رسمیں ایسی زٹیل ہوگئیں کہ تم ان کی ہجو بناتی ہو + ابھی زمین سے تو اُکسو۔ گھیتلی جوتی پر جو دُلھن پہنا برستا ہے وہ سلیم شاہی یا گول پنجے کی جُوتی پر نہیں نکلتا۔ اصل یہ ہے کہ گھیتلی جوتی اور ریت[۱] کے جوڑے ہی سے دُلھن معلوم ہوتی

[۱] ریت کے کپڑوں میں سُرخ دوپٹہ ہوتا ہے۔ اور تین گز سُرخ کپڑے کو (دیکھو صفحہ ۲۶)

ہے+ اور یہ ہی چار دن کا پہناوا ہے۔ پیچھے کون پہنتا ہے؟

۱۵- رجب

آج ۵ تاریخ ہے۔ برات کا دن ہے۔ شام سے مہمان آنے شروع ہو گئے ہیں + دونوں طرف عام مہمان داری ہو گی + اپنے پرائے جمع ہونگے۔ کیونکہ کل دُلھن کی وداع ہے + آج ہی دُلھن کے حصے کے کھانے کی دیگیں آئیں گی۔ جس کا پیچھے تخمینہ ہوا تھا + رات کو دُلھن کے اماّمی مہندی لگائی جائے گی + پھر صبح کے تین چار بجے اس کو نہلائیں گے + رات کے تین بجے سے گھر میں صفائی ہو رہی ہے + سب طرف جھاڑو ئیں مِل رہی ہیں + چاندنیاں اُجلی بدل کر سوزنیاں پلٹی جا رہی ہیں۔ کہ اب سمدھنیں اُترتی ہوں گی + روشنی بھی ہر جگہ کر دی گئی ہے + گھر کے مہمان جلدی جلدی کوئی مُنہ دھو رہا ہے۔ کوئی کپڑے اپنے اور بچوّں کے بدلوا رہا ہے + غرض بڑی ہا ہڑ دوڑ ہو رہی ہے + آج سب مہمان بھاری سے بھاری جوڑا بدلیں گے۔ انچل پلّو کے دوپٹے اور بہت ساگوٹا مصالحہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) لمبان میں دُہرا کر کے سی لیتے ہیں۔ اور دونوں طرف ایک ایک بالشت بن سِلا چھوڑ دیتے ہیں کہ بازو میں آ جائے۔ اور گلے کے پاس پھاڑ دیتے ہیں + پاجامہ سبز ریشمی ہوتا ہے + اس کے سوا گز کے لمبے دو ٹکڑے کر کے تھیلے کی طرح سی کر نیفہ موڑ کر بیچ میں سے جوڑ دیتے ہیں + سب پر روپہلی ٹھپّہ لگاتے ہیں + سوائے کپڑے لپٹے ہوئے معلوم ہونیکے کوئی خوبصورتی نہیں ہوتی۔ بعض لوگ سئے ہوئے ہی معمولی کپڑے بھیجتے ہیں +

ٹکے ہوئے پائجامے اور جھنا زیور جڑاؤ اور سادہ ہوگا وہ پہنا جائے گا +
غرضکہ جس کو اس لداؤ کی سہار نہ ہوگی وہ بھی دنیا کے دکھاوے یا
رسم کے موافق یا اپنی ساس یا ماں کے کہے سُننے سے ان کی خوشی پوری
کرنے کے لئے سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہونگے + جو سادگی
پسند بیبیاں ہلکے زیور اور سادے کپڑے پہن کر شریک شادی
ہوں گی ان کو علاوہ نام دھرائی کے انگریزیت پسندی کا خطاب
الگ ملے گا + پُرانی وضع داری سے جہاں کسی نے پاؤں باہر نکالا
اور نکتہ چینی کی گئی +

دوسری طرف چار سُہاگنیں چھپر کھٹ پلنگ کو درست کر رہی ہیں +
چھپر کھٹ پر پہلے اوقچہ بچھا کر اُس پر توشک چادر بچھائی ہے ۔ اور
چاروں کونوں پر بیچ بند کستے ہوئے چاروں کچھ کہتی جاتی ہیں ۔ او
باندھتی جاتی ہیں + پہلو کے تکیئے ۔ گل تکیئے ۔ سرہانے کا تکیہ رکھ کر
پلنگ پوش ڈال دیا ہے + پلنگ پر بسنتر بچھا کر بیچ بند کس دئے
ہیں + پلنگ چھپر کھٹ چاندی کے ہیں ۔ چھپر کھٹ کی چھتری پر گوٹہ اور
گوٹے کا کام ہو رہا ہے ۔ سُرخ زری کا پردہ پڑا ہے +

دُولھا کا گھر

صُبح کا سہانا وقت ہے ۔ چاند نے ابھی تھوڑا سا اپنا چہرہ نکال رکھا
ہے ۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے + بہار کا موسم ہے ۔ گلابی جاڑا
ہے ۔ درختوں پر شبنم پڑی ہے ۔ پھول تر و تازہ ٹہنیوں پر لہلہا رہے
ہیں + کہیں پھولوں کا تختہ کھل رہا ہے کہیں کلیاں چٹک رہی ہیں +

دِشِ مخملی پر شبنم کے موتی بچھے ہیں + اس وقت کا قدرتی نظارہ بڑا پُرلطف ہے + کہیں سے دھوم دھام کی نوبت کی آواز آرہی ہے + نفیری ہیں سے صبح کی ٹھُمری نکل رہی ہے + "مُرغِ چمن بانگ دے رہا ہے اُٹھو سحر ہو گئی" + جس کے سُنتے ہی چرند اور پرند اپنے اپنے گھونسلوں ہیں سے سر نکال کر مبارک باد دیتے ہوئے درخت کی ایک ٹہنی پر سے پُھر پُھر کرتے ہوئے دوسری پر اُڑ رہے ہیں + انہوں نے بھی اپنی مالک چمن کی شادی پر چھوٹا سا جلسہ منایا ہے۔ اپنے ہاں کی پرند ڈومنی کو بُلا کر سہرے سہاگ گوا کر شگون کر لیا ہے + اِدھر انسانوں میں ہل چل پڑ گئی ہے + ہانتھ کی میری بات کی تیری ہو رہی ہے + کوئی لوٹا لیتی ہے۔ تو کوئی بھاگی ہوئی آسمان کو جا کر دیکھتی ہیں کہ اے بُوا صبح ہو گئی۔ کوئی ہیں کہ سر گندھوا کر جھٹ جھٹ چھپکے مار رہی ہیں۔ کوئی کپڑے بدل کر زیور پہنتی ہیں۔ کوئی کاہل ہیں کہ ابھی بستر ہی پہ پڑی اینڈ رہی ہیں + کہیں بچیاں اندھیرے سے چلا رہی ہیں۔ کہ ہم کو بیوڑی کچوریاں خرید دو ہم مٹھریاں لیں گے + صبح صادق کے ہوتے ہوتے بناؤ سنگار سے فارغ ہو گئیں +

منور بیگم۔ دیکھو صبح ہو گئی ہے۔ اور مہمان ابھی تک تساہل کئے جاتے ہیں + میرا مغز خالی ہو گیا چیختے چیختے۔ مگر وہ چپٹ سے مٹ نہیں ہوتے۔ کان پر جوں تک نہیں چلتی + دولہا کی بہنوں نے دولہا بنا لیا ہے ادھر وہ سہرا بندھوائی کا نیگ مانگ رہی ہیں + اس سے فراغت ہو لوں تم آپا جان سواریاں منگوانی شروع کر دو +

نور کے تڑکے برات کا جانا سہانا معلوم ہوتا ہے + اس وقت پر رحمت اُترنے لگتی ہے۔ براتی بھی جمع ہو گئے ہیں +

شوکت۔ بس اب کچھ دیر نہیں ہے۔ بہت بیبیاں چلی گئی ہیں۔ برات بس ہو رہی ہے۔ آگے انگریزی باجا ہے۔ اس کے پیچھے دُولھا کا گھوڑا اور سمدھنوں کی گاڑیاں ہیں + غرض بڑے جلوس کے ساتھ ہماری قیصر کی برات آ رہی ہے +

دُلھن کا گھر

سمدھنیں اُتر رہی ہیں + دُولھا پہلے دُلھن کے گھر کے دروازہ پر ہو کر پھر مردانہ میں جائے گا۔ گھوڑے کے آتے ہی پہلے گھوڑے کے سموں پر پانی ڈال دیا گیا اور مرغ کا خون لگایا + پھر دُولھا کے اُترتے ہی دُولھا کے اور دُلھن کے عزیزوں میں چھین جھپٹ ہو رہی ہے کہ کون دُولھا کے گھوڑے پر پہلے چڑھتا ہے۔ جو پہلے گھوڑے پر چڑھے گا وہی ور رہے گا + اگر دُولھا کا بھائی پہلے گھوڑے پر سوار ہوا تو دُولھا دُلھن پر ور رہے گا۔ اور جو دُلھن کا بھائی چڑھا تو دُلھن ور رہے گی + دیوان خانے میں مردوں کا ٹھٹ کا ٹھٹ کھڑا ہے۔ دونوں طرف کے مرد ہیں۔ براتی اور مہمان۔ دالان سب بھر رہے ہیں + سامنے مسند پر دُولھا اور اس کے بھائی بیٹھے ہیں + قاضی صاحب نکاح کے کاغذ کو نکال رہے ہیں + شاید بیس ہزار کا مہر بندھے گا۔ کیونکہ اب مہر کے گھٹائے ہوئے زمانے میں یہ ہی اوسط اور معقول رقم سمجھی جاتی ہے +

جُوں جُوں دُلھن کی وداع کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ وُوں وُوں بیٹی والوں کے دلوں پر صدمہ گزرتا ہے۔ دُلھن کی اور اس کی ماں کی آنکھوں سے آنسو نہیں تھمتا۔ زار و قطار رو رہی ہیں۔ دونوں کی آنکھ سے موتیوں کی لڑیاں بندھ رہی ہیں۔ آنکھ میچے آنسو ٹپکتا ہے۔ کتنے ہی دن بیٹی کو بٹھاؤ اخیر کو ایک نہ ایک دن جدا کرنا پڑتا ہے۔ پالو پوسو۔ اچھی بُری راتیں کرو۔ پھر ایک دو بول پڑھا کر بے تعلّق ہو جاتے ہیں۔ بیاہی بیٹی پڑوسن داخل ہو جاتی ہے۔

سرور بیگم۔ انور تم کو کیا ہو گیا؟ اپنے دل کو ڈھارس دو۔ کیوں ایسی بے قابو ہو گئیں؟ بچّی کی طرف دیکھو کہ تمہارے رونے سے اُور اس کا دل اُمڈا چلا آتا ہے۔ اگر اس کے دُشمنوں کی حالت بگڑ گئی تو پھر سنبھالے نہ سنبھلے گی۔ وہ غریب نہ اَن کی نہ پانی کی کیسر کی طرح پیلی پڑ گئی ہے۔ تم دُلھن کے پاس جاؤ میں پردہ کراتی ہوں۔ دُلھن کے وکیل ایجاب قبول کرانے آتے ہیں۔

الغرض نکاح ہو گیا اور دُولھا کا جھوٹا شربت دُلھن کو پلا دیا گیا۔ چاروں طرف مبارک سلامت ہو رہی ہے۔ باہر نکاح کے بعد دُولھا کے دوستوں نے جو سہرے لکھے تھے سب پڑھے۔ اور دُولھا کو خلعت جس کی تفصیل پیچھے گذر چکی ہے دیا گیا۔ اور سَو روپے نقد دئے۔ اس کے بعد باہر دُولھا نے سلام کیا۔ اور رشتہ داروں نے سلامی دی۔

چھپرکھٹ کے پاس مسند بچھائی گئی۔ مسند پر تکیئے رکھے ہیں کہ دُولھا آتا ہو گا۔ اے لو وہ دُولھا کی بہنیں دوڑی ہوئی ڈیوڑھی کے آگے گئیں اور سب منتظر تھیں کہ دُولھا آ گیا۔ ہر بہن بے تابی سے دُولھا

کے سر پر آنچل ڈال رہی ہیں + خدا رکھے بہت بہنیں ہیں + اے دیکھنا چھوٹی لڑکیاں کیسی بلبلا رہی ہیں کہ پہلے میرا آنچل ڈالو۔ بیچاریوں کے قد نہیں پہنچتے + اے لو ایک لڑکی نے جھٹ سے اپنی نوکر کی گود میں چڑھ کر سر پر آنچل ڈال ہی دیا + دوسری کھڑی رو رہی ہے ۔ اس کی کوئی نہیں سُنتا۔ بہتیرا چیخ رہی ہے + اس وقت جس کا آنچل دُولھا کے سر پر نہ پڑے گا وہ ہی بہن ناخوش ہوگی + اوہو دیکھو کتنے آنچلوں کا ڈھیر دُولھا کے سر پر لگ گیا ہے + غریب سے راستہ بھی نہیں چلا جاتا + جوں توں کر کے شامیانے تک آیا ہے + بارے مسند پر بیٹھ گیا + بہنیں چھپر کھٹ پر بیٹھی ہیں + سب نے دوپٹے اُتار لئے ۔ دو ایک آنچل رہنے دئے ہیں + دُلھن سامنے بیٹھی ہے ۔ گھونگٹ نکالے سر نیچا کئے ہے ۔ مراسنیں سہاگ گا رہی ہیں +

سُبھ گھڑی آیا ری بنرا ابنت گھڑی آیا ری بنا ۔ بنا بنری کے لئے سُبھ گھڑی آیا ری بنا
سیجیں مخمل کی بچھیں تکیے مشجر کے لگے ۔ نور کے تنبو تلے لا کے بٹھایا ری بنا

دو رونے آیا ری بنا ۔ راج دولار بنا
بنا بنری کے لئے بن آیا ری بنا

دُوسرا گیت

آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا ۔ مُنہ مقنع سر سہرا بر اچھے اچھی بنو گھر لایا
آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا
سہرے والا ری بنا ۔ سہریالا ری بنا ۔ آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا

فتّی مراسن ۔ لاؤ بیوی سل بٹّہ دو کہ سروج پیس کر دُلھن کے اور دُولھا کی

ماں بہنوں کے لگاؤنی۔ سات مصری کی ڈلیاں دُلھن کے سر۔ شانے۔ ہاتھ غرض سات جگہ رکھ کر دُولھا کو کہتی ہیں مُنہ سے لے کر کھاؤ۔ ہاتھ نہ لگے۔ اور ہر ڈلی پر یہ ٹونا گاتی جاتی ہے۔ سونے میں سہاگا + موتیوں میں دھاگا۔ بنے کا جی بنی سے لاگا + کہو کہ ہاں لاگا ٭

ڈھائی پونی۔ کچّا سُوت   میں باندھوں ساسو کا پوت
باندھ بوندھ کر کیا غلام   دہلی بیٹھا کرے سلام

ٹونوں کے بعد آرسی مصحف کے لئے قرآن شریف دُلھن دُولھا کے بیچ میں رکھا گیا + دُولھا اور دُلھن کا سر ملا کر اوپر سے ایک سُرخ کپڑا ڈال دیا۔ اور آئنہ اندر دے دیا + دُولھا نے سُورۂ اخلاص پڑھ کر دُلھن کے مُنہ پر دم کی۔ اور دُلھن کی صورت دیکھنے کو سب بہنیں کہ رہی ہیں کہ آئنہ میں دیکھو اور کہو کہ آنکھیں کھولو۔ میں تمہارا غلام ہوں + دولھا سے شرم کے مارے کہا نہیں جاتا + غلام تو کون کہتا ہے۔ گلاب کھکر پیچھا چھوڑاتے ہیں + دُلھن کی ماں اصرار کر رہی ہیں کہ پھر کہو میں نے نہیں سُنا + ادھر ڈومنیوں نے گھونگٹ کھلوانیکا گیت شروع کیا کہ

ناجوری گھونگٹ کھول

گھونگٹ میں تیرے چندرا براجے   لال لگے انمول۔ ناجوری گھونگٹ کھول
میّا کی پیاری گھونگٹ کھول

غرض دُلھن نے اپنی ماں کے کہنے سے کچھ یوں ہی سامنہ پر سے ہاتھ ہٹا دیا ہے۔ ذرا آنکھیں ٹمٹمائی تھیں۔ دُولھا نے مُنہ دیکھ لیا + مگر دُولھا نے مُنہ دیکھ کر آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ کوئی رشتہ دار جن کا سُہاگ زیادہ ہے اپنی صورت دکھا کر دُولھا کی آنکھیں کھلوائیں گی۔ آرسی مصحف

لہ یہ ٹونا نیک دُعا سمجھی جاتی ہے کہ تیری کوک بانگ کو صندل لگے یعنی بیٹا ہو اور اس کا بیاہ کرو ۱۲

اور ریت رسم کے بعد دُلھن پر نچھاور ہونے لگی + دُلھن کو وہاں سے اُٹھا کر چھپر کھٹ میں بٹھایا + بہنیں بھاوجیں سب بیٹھی ہیں - کوئی کچھ کہتی ہے کوئی مذاق کرتی ہے + دُولھا شرمایا ہوا ہے - اور دُلھن گھٹنوں میں سر دئیے ہوئے مُردہ بدست زندہ بنی بیٹھی ہے + سمدھیوں کو شربت پلایا گیا - ناشتے کی بیوڑیاں کچوریاں اور اولے دئیے گئے - پان - زردہ الائچی - دھنیے کی گری - خربوزے کے بیج - چھالیہ - کتھا یہ سب کو دیا - پھر سواریاں لگنی شروع ہو گئیں - پالکی رکھی ہے - دولھا کی سلامی ہو رہی ہے + دُلھن کی ماں نے پچاس روپے سلامی کے دئیے ہیں - اور رشتہ داروں نے درجہ بہ درجہ دس - پندرہ - پانچ سات روپے دے کر دُولھا کو رُخصت کیا + پھر دُلھن سے سب ملنے گئے + دُلھن اور عزیزوں کا روتے روتے مُنہ سُرخ ہو رہا ہے + یہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اگر دُشمن کی بیٹی بھی وداع ہو تو دو آنسو نکل آتے ہیں + دوسرے منڈھا اس وقت ایسے غمگین سُروں میں گایا جا رہا ہے کہ پتھر کے دل بھی ہوں تو ایک دفعہ وہ ضرور پگھل جائیں +

منڈھا

ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل تیکا منڈھا چھواؤ رے -
پربت بانس منگا مورے بابل - پانوں منڈھا چھواؤ رے -
بھائی کو دینی اونچی اٹریا - ہم کو دینا بدیس -
نو مہینے گرب میں راکھی - آج نہ راکھی جائے رے +
وہلیاں پربت بھئیں بابل انگنا بھیو ہے بدیس - لے بابل گھر اپنا ہم چلے پیا کے دیس

طاق بھریں گڑیاں چھوڑیں۔ اور چھوڑا سہیلیوں کا ساتھ رے +

سونا بھی دینا پائل روپا بھی دینا۔ دینا جڑت جڑاؤ۔

آگ نہ دینی سر کو ری کنگھی ساس ننند بولی بول رے +

جھڑتے بھرتے بالوں کٹا ہے سکے پائل ٹیکا منڈھا چھوا اوڑ رے +

اس وقت دُلھن کے گھر پر اداسی برس رہی ہے + دلوں پر رنج چھایا ہوا ہے۔ مہمان چپ چاپ بیٹھے ہیں + برخلاف بیٹے والے خوش ہیں + بہنیں جلدی کر رہی ہیں کہ دُلھن کو سوار کراؤ + دُولھا نے لے جا کر دُلھن کو بینس میں بٹھا دیا ہے + دُلھن کی چار۔ پانچ نندیں پاس بیٹھی ہیں + آگے دُولھا کا گھوڑا ہے۔ بیچ میں دُلھن کی بینس ہے + پالکی پر بھاری دوپٹہ پڑا ہے + چھپر کھٹ پلنگ صندوقوں کی قطار برتنوں کے خوانوں کا تانتا لگا ہوا ہے + گھوڑے اور بینس پر سے چاندی کے پھول اور دونیاں برسائی جا رہی ہیں۔ شہدے اور بھاٹ تیراتیاں چڑھاتیاں سُناتے ہوئے ساتھ چل رہے ہیں + باجے کی دھوم دھڑک ہو رہی ہے + بھوڑے کے کھانے کی دیگیں ڈولیوں میں رکھی ہوئی ہیں + بڑے بڑے بازاروں میں سے چکر کھا کر برات دُولھا کے گھر پہنچی + دُلھن کو اُتروانے سے پہلے دونوں پاؤں دُودھ سے دھو کر اُس کے پاؤں میں چاندی کی کوئی چیز پہنائی گئی + دُولھا دُلھن دروازے سے اُترنا چاہتے تھے۔ کہ بہنیں آ کر جلدی سے کھڑی ہو گئیں۔ اور کہہ رہی ہیں کہ پہلے باڑرک والی کا نیگ دو تو پھر گھر میں جانا ملے گا + آخر منور بیگم نے آ کر نیگ دیا۔ جب دُولھا دُلھن اندر جا کر بیٹھے + دُلھن کے ساتھ والیاں دُلھن کو لئے بیٹھی ہیں + کھیر

کھلائی جا رہی ہے۔ دُلھن کے ہاتھ میں کھیر دے کر دُولھا کو دھکّا دیا جا رہا ہے + جب دُولھا کھیر کھانے کو مُنہ لاتا ہے۔ ہاتھ ہٹا کر بہنیں خود کھا جاتی ہیں۔ یا ہاتھ کو پرے کر دیتی ہیں + دُولھا مُنہ خالی رہ جاتا ہے۔ اور ساتھ چڑاتی جاتی ہیں کہ اے بھائی کبھی تم نے آنکھ کھول کر کھیر نہیں دیکھی تھی۔ جو ایسے بدنیت ہو گئے۔ کہ چھین چھین کر ہڑپ کرتے ہو۔ ذرا دُلھن کے ساتھ والوں کی تو شرم کرو + بیچارے دُولھا کو خود کہ کر کھلاتی ہیں اور آپ ہی جھینپاتی جاتی ہیں + بڑی جھینپ جھپیٹ کے بعد سات نوالے پورے ہوتے ہیں۔ پھر دُلھن اور سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ دُلھن سے تو کیا ہی کھایا جائے گا۔ مگر ہاں شگون کر دیا جاتا ہے + کھانے دانے سے فراغ ہو کر جہیز دکھایا گیا۔ جس کی مختصر فہرست ناظرین بہنیں سُن لیں:- کارچوبی غلاف کا قرآن شریف۔ قیمتوی کام کی جانماز + زیور میں پتّے بالیاں۔ جھمکیاں۔ گلے میں طوق کا اور گجرے کا توڑا۔ جگنی۔ چمپا کلی۔ مالا۔ بازؤں پر نو رتنے نورتن۔ ہاتھوں میں کنگن پہنچیاں۔ ایک نگیاں۔ پیروں میں چھاگل چوڑیاں۔ پائل۔ پچیس جوڑے جس میں سے پانچ بہت بھاری ہیں + ایک کا دوپٹہ کارچوبی۔ دوسرے کے متن پر بند روم کا جال ہے۔ تیسرے پر آڑی بیلو کی گوکھرو کی چھڑیاں ٹنکی ہوئی ہیں۔ چوتھے پر نیچی کی سیدھی پٹیاں ہیں۔ پانچویں پر جیسے کے جھاڑ کی پٹیاں ہیں + ان دوپٹوں کے چاروں طرف ٹھپّا۔ بیچ گوکھرو کی توئی۔ کرن۔ بادلے کے گنگا جمنی آنچل ٹنکے ہوئے ہیں + اس کے ساتھ کے پائجامے اور شلوکے بھی ایسے ہی بھاری بھاری ہیں + پائجامہ کی کلیوں اور پٹیوں پر سلمہ ستارے کا کام بنا ہوا ہے + سات

جوڑے اس سے ہلکے ہیں + کسی پر توئی ٹھپہ اور اکہری گوکھرو کی پٹیاں ہیں +
کئی دوپٹوں کے ٹھپے بہت نازک کام کے ہیں۔ کسی پر گکرو ندے کی
بیل ہے۔ کسی پر سہ برگہ بنا ہے۔ کسی پر کھجور چھڑی ٹکی ہے۔ کسی پر کپڑے
کی جگہ ریاں کتر کر گلدستے بنائے ہیں + غرض ہر ایک کپڑا اپنے رنگ اور
قطع وضع میں الگ ہے + یہ سب کام منقیش اور سلمہ ستارہ کا بنا ہوا ہے۔
اور باقی ٹھپے فیتے۔ پیمک۔ بانکڑی۔ لبس۔ چمپا وغیرہ کے ہلکے ہلکے
ہیں + پچاس کُرتے سادے ہیں۔ اور پچاس ٹکے ہوئے ہیں۔ اور باقی
شلوکہ جاکٹ وغیرہ ہیں + پچیس مباف۔ پچیس بٹوے۔ پچیس کمر بند۔
علیحدہ علیحدہ لال سبز صندوقچیوں میں بند ہیں + ایک صندوقچی میں گوٹہ کے
مُنہ بنی ہوئی رنگ برنگ کی تاگوں کی پیچکیں رکھی ہیں + پندرہ خوان پوش
چار کشتی پوش سیلپچی۔ اُگالدان۔ پٹاری کے زیر انداز۔ دو فرشی دریاں۔
چھوٹی بڑی دو چاندنیاں۔ چار سوزنیاں۔ ایک مسند گاؤ تکیہ۔ ایک
قالین ہے + چار پلنگ کی چادریں اور تکیہ بیچ میں +

برتنوں میں دیگ۔ دیگ بر۔ پتیلے۔ پتیلیاں۔ بڑا لگن۔ لگنی۔ آفتابہ۔
سیلپچی۔ لوٹے۔ آبخورے۔ ڈونگیاں۔ تنہڑا۔ گھڑیا۔ فتیل سوز۔ شمعدان۔
لیمپ۔ بلوری ہانڈی۔ رکابیاں ہشت پہلو اور کنگورے دار تشتریاں۔
غوری۔ طباق۔ بادیہ۔ کٹورے۔ کفگیر۔ چمچے۔ چاول بسانے کا چھلنا۔
سینیاں۔ سماوار۔ قلفی۔ کٹورہ دان۔ سفلدان۔ پان دان۔ حسن دان۔
خاصدان۔ پٹاری +

ان کے علاوہ چینی بلور کے کل قسم کے برتن ہیں + کاٹ کباڑ میں دو
بڑے صندوق سوا گز اونچے۔ دو پونے دو گز لمبے۔ دو تین منڈھے

ہوئے صندوق۔ اور انگریزی ٹرنک۔ زیور کا صندوقچہ۔ لکھنے کا بکس۔
نماز کی چوبی چونکی۔ نہانے کی چونکی۔ دو فتیل سوز کی چونکیاں۔ کاٹ کے
لگن۔ مٹکے رکھنے کی گھڑونچی۔ دو کاٹ کی کشتیاں۔ آٹھ خوان۔ تانبے
کا متقابہ۔ جس میں یہ چاندی کی چیزیں رکھی ہیں۔ تیل کی پیالی۔ مسّی کی
ڈبیاں۔ کاجل کی کجلوٹی۔ سرمہ دانی۔ سلائی۔ آئینہ۔ ایک چھوٹی سی
تشتری جس میں مسّی ڈال کر ملی جاتی ہے+ ان سب پر گوٹے کے ریشمی
غلاف چڑھے ہیں +

۶ تاریخ کی صبح کو دُلھن کی مُنہ دکھائی ہوئی+ کسی نے روپے کسی نے
زیور دیا+ اور دُلھن کے بھائی اور دو ایک بہنیں دُلھن کو لینے سمدھن
بن کر آئیں۔ ان کو ناشتہ کرایا گیا+ تھوڑی دیر گانا بجانا ہوا + پھر دُلھن
کی پالکی آئی + اس میں دو ایک نندیں بھی دُلھن کے ساتھ اس کے
میکے چلی گئیں+ سارا دن رہیں۔ پھر شام سے چوتھی کی سمدھنیں اُترنے
لگیں + ترکاری کے خوان آرہے ہیں۔ ایک کشتی میں پھولوں کی چھڑیاں
گیندیں رکھی ہیں+ دُولھا دُلھن کو بٹھا کر چوتھی کھلائی جا رہی ہے+ ایک
پھولوں کی چھڑی دُولھا کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری دُلھن کے ہاتھ میں
دے کر دُلھن کو مراسن خود کھلا رہی ہے+ دُولھا کو تباتی جاتی ہے+ پھر
گیندوں سے کھلا کر سات رنگ کی ترکاری سے چوتھی کھلائی ہے+
اس کے بعد دُولھا دُلھن کو برات کے دن کی طرح کھیر کھلا کر سات

ے سامان جہیز جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے اس میں بالکل مبالغہ نہیں۔ یہ اوسط درجہ کا جہیز ہے
جو دہلی کے عام خاندانوں میں مروج ہے۔ امیر اس سے زیادہ جہیز دیتے ہیں او غریب اس سے کم ۱۲

چوڑیاں ہری کانچ کی پہناکر چوڑی والی کو چودہ روپیہ اور ایک جوڑا انعام کا دیا۔ اور دُلھن کو اندر لے گئے + پھر تو کیا تھا چاروں طرف سے دُولھا پر ترکاری کی بوچھاڑ ہونے لگی + دُولھا کی سالیاں سلہجیں ترکاری مار رہی ہیں + کس رحم دل رشتہ دار نے بیچارے دولھا کو بھی کچھ ترکاری دے دی ہے + وہ بھی بیٹھے بیٹھے کھیل رہا ہے + ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی تک شکر ہے کہ کسی کے بھاری چوٹ نہیں لگی۔ ورنہ کھیل بکھیڑا ہو گیا ہوتا + اے لو وہ دیکھو؟ خیر سے ایک لڑکی کے کان کا پتّہ بالی ٹوٹ کر گر پڑا۔ دو تین لڑکیاں ڈھونڈ رہی ہیں +

پہلی لڑکی۔ واہ تم خوب تھیں! اس زور سے ناسپاتی ماری ہے کہ میرا کان لہولہان ہو گیا + ایسی بے دردی کس کام کی؟ صدقہ میں اُتارو پتہ بالی میرا کان اور کپڑے کیسے خون میں شوربور کر دئے + شرط ہے کہ میں بھی ایسے زور سے بینگن ماروں کہ سر بھنّا جائے +

دوسری۔ توبہ بہن۔ دیکھنا ان تینن متنی کو۔ اتنی سی چوٹ پر کتنی بھنّا رہی ہیں؟ کھیل میں چیخنا تمہارا ہی کام ہے + ہمارے سو دفعہ مار لو + کون سی بات ہے + ایسی ادھر پدہر تھیں تو کھیلیں کیوں؟ موم کو پنڈے کو لے کر طاق میں بیٹھی ہوتیں کہ پگھل نہ جائے +

پہلی کی بہن۔ اچھی بی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو۔ تمہاری تو ایک زبان ستّر بولی ہے + وہ اپنے تئیں بناتی ہے یا اصل میں چوٹ آئی ہے + تم تو جوتیوں سمیت دیدوں میں گھسی جاتی ہو۔ بلّی کی طرح آنکھوں پر پنجہ رکھ کر لڑنے سے کیا حاصل؟ آنکھ پر کی ٹھیکری اُتار کر دیکھو + غرضکہ

ہنسی میں کھنسی ہوگئی۔ اور دو تین بڑی بوڑھیوں نے آکر بیچ بچاؤ کیا۔
دُلھن کی بہنیں لگ گئی۔ دُولھا سوار ہونے کے لئے اپنی جوتی مانگ رہا
ہے۔ مگر دُلھن کی بہنیں نہیں دبتی ہیں۔ سالیاں کہ رہی ہیں کہ جُوتی چھپائی
کے پندرہ روپے دو تو ملے۔ آخر پندرہ روپیہ جوتی چھپائی کے دے کر دُولھا
کو جُوتی دلوائی۔ تو وہ باہر گیا۔

پھر سمدن ملاپ ہوا۔ انور منور دونو ملیں۔ انور بیگم کی ماں نے آج بیٹی کو
چیکٹ اُتروائی کا جوڑا دیا۔ وہی بہن کر سمدھن سے ملیں۔ کچھ دیر بیٹھ کر واپس
اپنے گھر چلی گئیں۔ دُلھن کے اور سمدھنوں کے لئے کھانا ساتھ کیا۔ زردہ۔ قورمہ
کھیر۔ شیرمال۔ خمیری روٹی[1]۔

دوسرے دن صبح کو دُلھن اپنے میکے چلی گئی۔ کل سے چالے ہونگے۔
منور بیگم۔ آپا جان کل دُلھن کی نانی کے ہاں کا چالہ تھا۔ اس میں یہ چیزیں
آئی ہیں۔ ایک دُلھن کا جوڑا ہے بیس روپے دُولھا کو دئے ہیں۔ پانچ روپے
کی ساتھ کی مٹھائی ہے۔ عطر کی شیشی۔ دو پھولوں کی بدھیاں ہیں۔ اور بیَن
دھنیے کی کشتی ہے۔ دیکھئے اَور چالوں میں کیا کیا آتا ہے۔ کوئی جوڑے کے
بدلے کا زیور دے گا۔ کہیں سے نقد روپے دئے جائیں گے۔

شوکت۔ سمدھیانے جوبے کتنے بھیجوگی؟ سرپوش اور رکابیاں بنوانے کو
کہ دی ہوتیں۔

منور۔ سرپوش رکابیاں تیار ہیں۔ مگر ابھی میوہ نہیں آیا۔ ذرا چالوں
والوں سے فرصت پالوں تو بھیجوں گی۔ میرا ارادہ پچیس جوبے بھیجنے کا ہے
ہر جوبے میں دو سیر میوہ رکھوں گی۔ اگرچہ دستور یہ ہے کہ جو شربت پلائی

[1] دہلی کے دستور کے موافق چوتھی کے دن یہ کھانا ساتھ کیا جاتا ہے۔

ہیں روپیہ دُولھا والوں کی طرف سے ملتا ہے اس کے چوبی جاتے ہیں۔ مگر میں اپنی طرف سے اَور بڑھا دوں گی +

شوکت۔ خدا کا شکر ہے۔ ساتھ خیر کے انجام بخیر ہو۔ شادی تو ہو گئی۔ اب ایک بڑی مہم حصّہ اور نیگ بانٹنے کی ہے۔ پینڈیاں زیادہ دن رکھنے سے خراب نہ ہو جائیں۔ نیگ جوگ تو بہنیں آپ بانٹ چونٹ لیں گی۔ دُلھن کا ریت کا جوڑا صرف اپنی لڑکی کو دے دو۔ کہاں ٹکڑے کئے جائیں گے۔ اَوروں کو دام دے دینا +

منور۔ ہاں جو بہنوں کی سمجھ میں آئے وہ کریں +

الغرض دُلھن کو دُولھا کے نام پر سُسرال سے خطاب ملا + دُولھا دُلھن خوش ہیں۔ میکے سُسرال والے بھی ملے جلے ہیں۔ ابھی طعن تروز شروع نہیں ہوئے اور نہ خدا کرے کہ ہوں۔ خاصہ سہاگ بھاگ ہے + خدا ہمیشہ کو رہتی دنیا تک ایسا ہی رکھے۔ آمین +

چھٹی کی دھوم دھام

منور بیگم کی لڑکی حشمت بیگم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے + زچہ خانہ کو آج چھٹا دن ہے + آج چھٹی نہلائی جا رہی ہے + دونو طرف کئی دن سے تیاریاں ہو رہی تھیں + آج مکان کی صفائی اور ضروری چیزوں کا سامان ہو رہا ہے + اب چار بجے ہوں گے کہ مہمان آنے شروع ہو گئے + حشمت بیگم کی ساس مہمانداری میں مصروف ہیں + خدا نے پلوٹھی کا پوتا دیا ہے جس کی خوشی میں پھولی نہیں سماتیں + نوکروں کے لئے جوڑے بنائے ہیں۔ عقیقہ بھی آج ہو گا۔ خدا کے فضل سے روپے کی کمی نہیں + ارمان والا دل ہے ۔ جتنا خرچ

کریں تھوڑا ہے۔ چھ دن سے برابر مہمان داری ہو رہی ہے۔ رات بھر زچہ گیریاں گائی جاتی ہیں۔ دن کو بھانڈ نفیری والے چونے والیوں کی ٹولیاں آتی ہیں۔ غرضکہ دن عید رات شب برات منائی جا رہی ہے۔

چھٹی کے خوان آنے لگے۔ منور بیگم اور سب ان کے مہمان بھی اتر رہے ہیں۔ منور بیگم چھپر کھٹ کے برابر جچّا کے پاس بیٹھی ہیں۔ بچّے کو گود میں لیا ہے۔ شوکت بیگم اور حشمت بیگم کی ساس چھٹی دکھا رہی ہیں۔ پچیس کُرتے ٹوپی بہت بھاری بھاری کارچوبی جالدار پٹھوں کے ہیں۔ پانچ اچکنیں ہیں۔ اور سب عزیزوں کے ہاں کے کُرتے ٹوپی میں نقد روپیہ ہے۔ چھٹی میں سونے کے ہنسلی کڑے۔ چاندی کے چھتّے بٹّے چُسنی ہے۔ زچہ کے جوڑے کے بدلے کا زیور ہے۔ داماد کے جوڑے کے روپے ہیں۔ پچاس تانبے کے ننھّے ننھّے برتن ہیں۔ اور باقی چینی بلور کے ہیں۔ چاندی کے پایوں کی چھوٹی سی پلنگڑی ہے۔ اس پر بچھونا ہو رہا ہے۔ سیج بند کسے ہیں۔ ایک پنگوڑا۔ اس میں چھوٹا سا پنکھا لگا ہے۔ سوزنی بچھی ہے۔ تکیہ تکیئی رکھی ہے۔ اور فالتو نہالچے پوتڑے دوہریں بھی ہیں۔ رضائی۔ دُلائی اوڑھنیاں ہیں۔ پچّاس روپے بچّے کے ہاتھ میں دئے ہیں۔ سو روپیہ گھی۔ کھچڑی[ا] کے ہیں۔ نوکروں کے جوڑے۔ مراسنوں کے اور دائی کا جوڑا بہت بھاری ہے چھٹی دیکھتے بھالتے کھانے کا وقت آیا۔ پہلے زچہ کا کھانا منگوایا۔ جس میں سات طرح کا

[ا] شوقین لوگ پہلے سونے کی دال اور چاندی کے چاول بنا کر دیا کرتے تھے جس سے نام ہوتا تھا۔ کہ فلاں نے چھٹی میں سونے چاندی کی کھچڑی دی۔

کھانا چنا تھا۔ ایک نورتن[1] کا سالن تھا۔ پہلے زچہ اور زچّہ کی پٹیاں کارچوبی جو کہ چھٹی میں آئی تھیں سر کو باندھی گئیں + خوب دونو کو اچھے کپڑے پہنائے ہیں + نندوں کو پٹی بندھوائی کا نیگ دیا گیا + پھر کھانا کھلا کر منور بیگم نے داماد کو بلایا + چھپر کھٹ میں بٹھا کر بچّے کو گود میں دیا۔ اور تیر کمان دیا کہ مرگ مارو + داماد نے خالی نشانہ چھپر کھٹ کی چھتری پر لگا کر فیر کیا۔ منور بیگم نے پچاس روپے مرگ مارنے کے دئے + پھر زچّہ کو تارے دکھائے گئے + دائی نے آٹے کی چار چومکیں[2] بنا کر اس میں موم بتّی جلائی اور زچّہ کی گود میں بچّہ کو دیا + مراسنوں نے تارے دکھائی کا گیت گایا + زچّہ کی نندیں بہنیں چومکوں کو ساتھ لے کر مراسنیں گاتی ہوئی باہر لائیں۔ آسمان کے نیچے کھڑا کیا۔ تارے دکھائے + مراسنوں نے رال اُڑائی پھر زچہ کو واپس لے گئے۔ اس کے بعد ایک سفید چادر بچھا کر اُس پر کھیلیں بتاسے رکھے۔ اور چار سہاگنیں چاروں طرف بیٹھ گئیں + ایک نے بچّے کو گود میں لے کر اس کے سر پر خالی قینچی چلا کر دوسری کو دیتے ہوئے کہا۔ بگیر بچّہ[3]۔ دوسری نے لیتے ہوئے کہا بیار بچّہ + پھر اس نے بھی قینچی چلا کر تیسری کو دیتے ہوئے بگیر بچّہ کہا + پھر تیسری نے کہا اللہ نگہدار بچّہ + پھر چوتھی کو دیا اُس نے لیتے ہوئے کہا سدا سہاگ بچّہ + اسی طرح سات پھیرے کئے +

---

[1] نورتن میں نو رنگ کی ترکاری ڈالتے ہیں +

[2] آٹے کی تھالی بنا کر اس پر چار اونچے خانہ بنا کر موم بتّی رکھ دیتے ہیں +

[3] بگیر بچّہ کی رسم زیادہ تر مغلوں میں ہوتی ہے اور تارے دکھانے کی رسم شوقین لوگ کرتے ہیں +

ان رسومات کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا + رات بھر گانا۔ ناچ نقلیں رہیں + صبح سے زنانے بھانڈ نفیری والوں کا گانا شروع ہوا + چونے والیوں کی ٹولیاں آنے لگیں + تمام دن اور رات کھیل تماشوں میں گذرا + شام سے مہمان رخصت ہونے لگے + زچہ کی بہنیں۔ ماں۔ خالہ رہ گئیں + پھر بیس دن کا اور مہینے کا۔ اور چالیس دن کا چلّہ نہلا کر لڑکی کو منوّر بیگم اپنے گھر لے جائیں گی + سسرال سے دو تین من ستّورا ساتھ ہوگا میکے میں بٹے گا +

بچّے کی بِسمِ اللہ

اب خیر سے حشمت بیگم کا لڑکا چار برس چار مہینے چار ہفتے چار دن کا ہوگیا + اس کی بسم اللہ پڑھانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں + آج بسم اللہ کا دن ہے + مہمانداری ہو رہی ہے + بچے کی ننیال سے جوڑا اور چاندی کی تختی پر بسم اللہ اور سورۂ اقراء لکھا ہوا آیا ہے + من ڈیڑھ من ملیدہ ساتھ ہے + شام کو بچّے کو کپڑے پہنا اُڑھا کر چھوٹا سا پھولوں کا گہنا پہنایا ہے + اُستادجی کو جوڑا دیا ہے۔ اور سب لوگ بیٹھے ہیں + بچّے کو بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم پڑھا کر سورہ اقراء پڑھا دی + جب قرآن شریف ختم ہوگا۔ تو آمین پڑھائی جائے گی + لڑکے کو دولھا بنا کر سہرا باندھتے ہیں۔ اور بچّے کے دونوں ہاتھ پھولوں کے ہاروں سے باندھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا کر دیتے ہیں اور اُستاد پاس کھڑے ہو کر آمین۔ جو کتاب میں لکھی ہوتی ہے اسے پڑھتے ہیں۔ اور ہر آمین کے ختم ہونے پر کہتے ہیں۔ سبحان من یرانی۔ کہو لڑکو آمین + پھر سب بچّے پکارتے ہیں۔

آمین۔ آمین + جب پوری آمین ختم ہو لیتی ہے تو کھیلیں بتاسے اور کوڑیاں یا پیسے بچے کے سر پر سے برساتے ہیں۔ اور آؤر بچے لوٹتے ہیں۔ اس کے بعد مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے +

ان تقریبات کے ختم ہوتے ہی ہمارا قلم بھی رُک گیا اور خدا حافظ کہ کر ہم بھی رخصت ہوتے ہیں۔ فقط

محترمہ محمدی بیگم صاحبہ مرحومہ کی تصنیفیں

رفیق عروس۔ نئی دلہن کی دانش مند سہیلی۔ ۸/

سگھڑ بیٹی۔ کنواری لڑکیوں کی نوعمر سہیلی۔ ۱۲/

نعمت خانہ۔ ہندوستانی کھانوں کی آسان اور نہایت درست ترکیبیں۔ عہ/

شریف بیٹی۔ ایک لکھی پڑھی شریف غریب لڑکی کا قصہ۔ جس نے مفلسی میں جان توڑ کے اپنی بیمار ماں کی خدمت کی۔ اور تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے اپنی مصیبت دور کی ایک بہت دلچسپ قصہ۔ ۱۳/

صفیہ بیگم۔ ایک تعلیم یافتہ غمزدہ لڑکی کا قصہ۔ جو شادی کے روز شدت غم سے ہلاک ہوگئی۔ نہایت درد انگیز اور عبرت خیز قصہ۔ ۸/

آج کل۔ جن بہنوں کو آج کا کام کل پر ٹالنے کی عادت ہو وہ اس قصے کو پڑھیں نہایت دلچسپ اور مؤثر ہے۔ ۴/

حیات اشرف۔ بی بی اشرف النساء صاحبہ معلمہ اول وکٹوریا گرل سکول لاہور کی مبارک زندگی کے دلچسپ وکارآمد حالات۔ لڑکیوں اور مستورات کے پڑھنے کے قابل ہے۔ ۶/

چندن ہار۔ قرض لینے کی خرابیوں کا ایک بہت دلچسپ قصہ۔ ۲/

سچے موتی۔ لڑکیوں کے لئے متفرق نظموں کا مجموعہ جس میں ایک یتیم لڑکی کی عید۔ گڑیا سے رخصت۔ بن ماں کی بچی۔ پان کی گلوری۔ چمکتا تارا۔ شجر امید پڑھنے کے قابل مؤثر نظمیں ہیں۔ ۸/

لوریاں۔ ہندوستان کی مشہور مشہور نہایت دلچسپ لوریاں اور بچوں کے بہلانے۔ اور خوش کرنے کے فقرے بڑی کوشش سے جمع کرکے اور جدید عمدہ لوریاں زیادہ کرکے چھاپی گئی ہے۔ ۲/

مینجر اخبار تہذیب نسواں لاہور سے طلب کرو